

جماعت رضا کے مصطفیٰ بریلی نے اپنے صرف سے چھاپکرت لے کیا

فہرست مکتوبہ چہلم سہی عرس و غیرہ کا بیروت کا علمبرار (رضوان اللہ علیہ) کی نفیس تحریر اور بعض ائمہ کبار کی کتابوں سے
مصنفا

شیخ الاسلام و امین اعظم حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے مسمیٰ بنام تاریخی
الحکیم الفاطمی طرک احسن فی الفنا

۱۳

نفس اسلام

جسے اپنے اہتمام سے

خالکسار حسین رضا بن علق رسول استاد درس و تدریس

حسن مرحوم نے

طبع حسن واقع استاذ عالیہ فہرست و اگر ان پر یہ جھلپاؤں سے کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ - سوم و دہم و چہلم و شش ماہی و صالیانہ کہ دریں دیار ہند مروج است اور بعض علماء بحث شیعہ و مکروہ گویند اقوال چند بر دست راستی اوست و طحا کے بعد موتے بہ نیت ثواب می پزند و ہر دو دست برداشتنے فائز ہند انرا علمائے خواہر غیر مقلدین بجا فائز حرام و مردار دانستہ گویند این طریقہ در زمانہ نبوی و اصحاب کبار مصطفوی و تابعین و اتباع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نبود بلکہ طعام و شیرینی کہ نیاز بزرگان است مثل مردار پس دریں مسئلہ ہر چه حکم شرعی واجب التعمیل باشد بیان فرمایند بسند کتاب بیواتو جروا۔

الجواب

قول فیصل و سخن مجمل دریں باب آنست کہ ایصال ثواب و ہدیہ اجر باموات مسلمین باجماع کاتہ اہل سنت و جماعت امریست مرغوب و در شرع مندوب۔ احادیث بسیار از حضرت سیدالامیرار علیہ افضل الصلوات من ملک الجبار و ترغیب و تصویب این کار وارد شد امام علامہ محقق علی الاطلاق در فتح القدیر و امام علامہ فخر الدین زیلعی در نصب الایہ و امام علامہ حلال الدین سیوطی در شرح الصدور فاضل علامہ علی قادری در مسکات متقسط و غیر ہم فی غیر ما بذکر بری از آنہا پر داختمند و خود انکار این کار نیاید مگر از سفیہ جاہل یا ضال مبطل بتدعان زمانہ را کہ خون پنهان معتریت بجوش آندہ است در بردہ ترخیص نیابت و تخصیص کالت اہدائے ثواب را انکار کنند و پیش خویش اجماع قطعی اہل سنت را بر ہم زنند باز بشہادت احادیث کثیر و جزم و تصحیح جمہور ائمہ و اصول ثواب خاص بقرابت مالیت نیست بلکہ مالیت و بدنیت ہر دو را عام ہمین است مذہب ائمہ حنفیہ و دریں مذہب پیارے از محققین شافعیہ و علیہ الجمہور و هو الصیحہ الریحہ المنصور باز اجماع

این ہر دو کہ ہم قرآن خوانند و ہم تصدق کنند و ثواب ہر دو بمسلمانان رسانند نیست مگر جمع
 حسن با حسن و مندوب با مندوب و زہار یکے با دیگرے منافی نیست کالتلاۃ
 من المصحف فی الصلاۃ نہ شرع بانکامابین جمع واروشد کقراۃ القرآن فی الركوع
 والیسجود پس اورا محذور گفتن از دائرہ عقل بیرون رفتن است امام حجۃ الاسلام محمد غزالی
 قدس سرہ العالی در احیاء العلوم فرماید اذا لم یحرم الا احاد فمن این مجرم المجموع و بہرہ است
 ان افراد المباحات اذا اجتمعت کان ذلك المجموع مباحا تمام تحقیق این اصل اینست
 امام المدقین تمام المحققین حضرت والدہ قدس سرہ الماجد در کتاب مستطاب اصول الشیاد
 لقمہ مبانی الفساد ارشاد فرمودہ اند این معنی را از حدیث صحاح استنباط نمودہ من
 شاء فلیتشف بمطالعته و خود معلم اصل طائفہ بالغین مولوی اسماعیل دہلوی را حنبلی این
 اجتماع قرآن و طعام مقبول و مسلم است در صراط مستقیم چنان راہ اعتراف تسلیم بودیم کہ
 ایصال نفع بہیت منظرہ دار و موقوف بر اطعام نگہار دار اگر میسر باشد بہتر است والا
 صرف ثواب سورہ فاعلہ و اخلاص بہترین ثوابہا است ۲ھ "و شک نیست کہ
 طریقہ ایصال ثواب دعا بجناب رب الارباب ست جل جلالہ امام الطائفہ در
 صراط مستقیم گوید "ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود و ثواب آن بروح کسے از گشتگان
 برساند و طریق رسانیدن آن دعائے خیر بجناب الہی ست پس این خود البتہ بہتر
 و مستحسن است الخ "و دست برداشتن از آداب مطلق دعا ست و حصن حصین فرماید
 "آداب الدعا منها بسط المیدین دست مس و دفعہا" یعنی ہر دو دست برداشتن
 بحکم حدیث صحاح ستہ از آداب دعا ست و از ائمہ و علمائے ماچہ گوئی خود معلم ثانی
 طو آلف منکرین در مسائل اربعین گوید "دست برداشتن برائے دعا وقت لغزیت
 ظاہر اجازت زیرا کہ حدیث شریف رفع یدین در دعا مطلقا ثابت شدہ پس
 درین وقت ہم مضائقہ نہ دار و ولیکن تخصیص آن برائے دعا وقت لغزیت مآثور نیست

نیست اھ " پسند با آنکہ خصوصیت را غیر ماثور گفت اما بدلیل اطلاق استظهار جواز کرد و در
 فعل او هیچ مضائقہ ندید با تحمل ازین امور نہ ہمار چیزے نیست کہ در شرع مطہر متکرر باشد
 و مجرد عدم ورود خصوصیات را مطلقاً مستلزم منع دانستن غلطی است واضح و بجائے واضح
 فقیر بعون القہر این بحث را در مجموعہ مبارکہ الباریۃ الشارقة علی مارقۃ
 المشارقة روشن تر گفتہ ام و علمائے سنت بارہا این مدعیان را تا خانہ رسانندہ و بجا
 زلت نشانندہ اند حاجت تفصیل و تطویل نیست اما ایچہ امام الطائفہ با وجود تسلیم عدم
 ورود درین باب گفتہ است شنیدن دارد و تقریر ذبیحہ مطبوع رسالہ زبذۃ النضال
 می گوید " ہمہ اوضاع از قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و طعام خوراندن سوائے کندن چاہ و
 امثالہ و دعا و استغفار و اھتیمہ بدعت است گو بدعت حسنہ بالخصوص است مثل معاقلہ
 روز عید و مصافحہ بعد نماز صبح یا عصر اھ " از باب طائفہ امام خودشان پرسند کہ با آنکہ این
 طریقہ را امور اوقاتہ خوانی را خصوصاً بدعت و محدث میدانی چه گونه حسنہ می گوئی و بجا
 طائفہ راہ می پویی باز ذکر معاقلہ عید سنگ آمد و سخت آمد آرسے تلون این امام متبعان
 را کار بجان و کار باستخوان رسانندہ است کلا حول کلا فوۃ الا باللہ العلی العظیم و کلام
 معلّم ثانی حالاً اگر بحث کہ با وجود عدم ثبوت خصوصیت مضائقہ نہ دانست اکنون آدمیم
 بر نقل چند اقوال دیگر از کبار و علمائے و اساتذہ و مشائخ امام الطائفہ تا بپاک روال دانند
 کہ بے منع شرع محترم فاتحہ زبان کشودن و طعام فاتحہ و شیرینی نیاز بزرگان قدست اسرار ہم
 را حرام و مردار گفتن چه کفر با کہ نمی چناند و کدام بد روزی نشانند شاہ ولی اللہ دہلوی در
 اناس العارفين از والد خود شاہ عبدالرحیم نقل کنند " میفرمودند در ایام وفات حضرت
 رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چیزے فتوح نشد کہ نیاز آنحضرت طعام نختہ شود
 قدرے بخود بریاں و قدرے سیاہ نیاز کردم الخ در در الثمین فی بشرات النبی الامین ہمیں
 سخن را چنان آوردند الحدیث الثانی والعشرون اخبرنی سیدی الوالد قال کنت

و نہ کوئی امام و تہذیب و تہذیب

و نہ اثبات مطہر البشادات منہجین و تہذیب

اصنع طعاما صلۃ بالبنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم یفتم لی سنتہ من السنین
 شیئ اصنع بہ طعاما فلما جد لا حصا مقلیا فقسمتہ بین الناس فرایتہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم و بین یدایہ ہذا الجمص مبتجھا بشا شاہ صاحب مذکور در افتابہ
 فی سلاسل اولیاء اللہ نویسند "بر قدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند
 و حاجت از خدا کے تعالیٰ سوال نمایند ہمیں طور پر روز میخوانند باشند ۱۴ھ" لفظ شیرینی
 و فاتحہ ہر روز از یاد مرداد شاہ صاحب مسطور در تمہات گویند "از اینجا است حفظ
 اعراس مشایخ و موات طہیت زیارت قبور ایشاں و التزام فاتحہ خواندن و صدقہ
 دادن برائے ایشاں" شاہ صاحب مزبور در فتاویٰ مندرجہ ذیلہ النصائح
 گویند اگر ملبیدہ و شیر برنج بنا بر فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں
 پزند و بخوراند مضائقہ نیست جائز است و طعام نذر اللہ اغنیار اخرون حلال نیست
 و اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد پس اغنیار ہم خوردن درال جائز است "شاہ صاحب
 مرحوم ہم در النفاس العارفین نگارند حضرت "ایشاں در قصبہ ڈالند زیارت مخدوم شیخ
 اللہ دیار رفتہ بودند و شب ہنگام بود درال فرمودند مخدوم ضیافت مامی کنند و میگویند کہ
 چیزے خوردہ روید توقف کردند تا آنکہ اثر مخدوم منقطع شد و طال بریاران غالب آمد آنگاہ
 زلزلے بیامد طبق برنج و شیرینی بر سر و گفت کہ تذکر کردہ بودم کہ اگر زلزلہ من بیاید
 ہماں ساعت ایں طعام نختہ بنشینندگان در گاہ مخدوم اللہ دیار سیانم دریں وقت آمد
 ایفا کے نذر کردم و اگر زلزلہ کردم کہے آنجا باشد تا تناول کنند" مولنا شاہ عبد الخریز
 صاحب در تحفۃ اثنا عشریہ فرمایند "حضرت امیر و ذریہ طاہرہ اور اتمام است
 بر مثال پیران و مرشدان می پرستند و امور تکوینیہ را وابستہ بایشاں
 میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام ایشاں رائج و معمول گردید و چنانچہ
 با جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است" ایں عبارت سرابا بشارت کہ حرف حق

ع
 بنی اللہ
 ایشاں
 عبد الصبر

و نذر بنام شاہ عبد الخریز و دیگر امور و مرشدان

برسر مخالف برتنے سے غلطی یا ارتکبے قاصف حرف بحرف بخاطر باید داشت و از
مخالقان پرسید کہ شاہ صاحب بطور شامع است را صراحتہ گمراہ و مشرک گفتند یا نہ
و خود لہ نجس امور را تجویز و تحمیل نمودہ کافر و مشرک شدند یا نہ ہر تقدیر اول امام الطائفہ
ائمیل و ہلوی کہ غلامان غلام و مرید مرید ایشان است در صراط مستقیم ہر سحر ایشال
چنان تر زبان جناب ہدایت مآب قدوہ ارباب صدق و صفا زبندہ اصحاب
فناہ بقاسد العلماء و سند الالیا حجۃ اللہ علی العالمین وارث الالبیاء و المسلمین مرجع
کل ذلیل و عزیز مولانا و مرشدنا الشیخ عبد الغیز معاذ اللہ کافرے مشرکے را بچنین الفاظ
عظیمہ جلیلہ ستودہ و محبت خدا و نائب انبیاء و کذا اولاد الاعتقاد نمودہ خود کافر متذکر دید
باسج باز نمایان کہ این کافر و مرتد را امام و پیشوا و سرور و مقتدا و مرجع دما و اگر رفتہ
و در ہر مسئلہ و عقیدہ سر بر خط فرانش نہادہ قدم بر قدم اور رفتہ اید ازین رو بر ہمہ کافر و
بے دین و مرتد و لعین شدید یا چہ بنیوا تو جرو ۲۔ باز بمطلب عنان تاہم مولوی
خرمعلی بلہوری معلم ثالث طائفہ حادث در نصیحتہ المسلمین گوید "حاضری حضرت
عباس کی صحبت فاطمہ کی کیا رہیں عبد القادر جیلانی کی مالیدہ شاہ
مدار کا سہ منی بو علی قلندر کی ٹوشہ شاہ عبد الحق کا اگر منت نہیں صرف اُن کی روح
کو ثواب پہنچانا منظور ہے تو درست ہے اس نیت سے ہر گز منع نہیں ۱۔ ملخصاً
خود امام الطائفہ در تقریر ذبیحہ سراید اگر شخصے بڑے را خانہ پرور کند تا گوشت او
خوب شود و اور اذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت عورت الا عظیم رضی اللہ تعالیٰ
عند خواندہ بخوراند خللے نیست این لفظ خواندہ بخوراند نیز نگاہ داشتند است کہ
بسیار سے از منکرین این را ہم منافی الحکام سازند و گویند اگر این اجتماع اطعام و قرارت
ہمازن بودے تاہم بایستے کہ خواندہ خواندہ کہ خواندہ خواندہ کہ عبت و باطل است
جواب کامل ازین شبہہ باطل در بارقہ شارقہ یاد کردہ ایم ہچنان این لفظ مبارک

عونت الاعظم بدل نگاشتنی کہ بر ایمان تقویۃ الایمان مراحۃ شرک است طرفہ تر آنکہ اتباع جہول طعام
 فاتحہ را حرام و مردار دانند و امام الطائفہ طعام و گوشت گاؤ و نذر اولیا ہمہ را حلال می خوانند بشرطیکہ تقریب
 بزج بسوئے میت نباشد و پییدہ میگوید کہ جانوریکہ نذر اولیا کردہ باشند اگر چندان نذر بر وجه حرام قبیح ہم
 کنند تا ہم در حلت جانورے سخنی نیست فلیف کہ نذر اولیا بر وجه حسن یا چہ جائے آنکہ محض بے نذر ایصال
 ثواب شود چہ محل آنکہ از ذبح جانور و اراقت دم اثرے نبود ہمیں قرأت قرآن و تصدق طعامے بمیان
 آید مگر در تقریر مذکور چساں می نگارد اگر شخصے نذر کند کہ اگر فلاں حاجت من بر آید یا نذر نیاز حضرت
 سید احمد کہ بکنم و این قدر طعام نیاز ایشان مردم را بخورم اگر چہ دیں نذر گفتگو است لیکن طعام حلال
 و بچینین است حکم گوشت مثلاً اگر شخصے بگوید کہ دو من گوشت نذر سید احمد کہ بر بعد بر آمدن حاجت
 خود خواهم خزانید گوشت حلال است و اگر بگوید کہ گوشت گاؤ خواهم خزانید نیز درست است و اگر
 ہمیں قصد گاؤ را نذر کند نیز رواست چرا کہ مقصودش گوشت است و بچینین اگر گاؤ زنده بنام
 سید احمد کہ بر کسی را بد بطوریکہ تقدیم نہند رواست و گوشت آن حلال است "ہمڈ الہست اگر ہمیں
 طرز نذر برائے اولیائے کرام و عظماء قدس اللہ اسرارہم کند رواست این قدر فرق است کہ بسبب
 انتقال از عالم دنیا بعالم برزخ منتفع بنقد و جنس طعام نمی توانند شد بلکہ ثواب صرف آن اللہ تعالیٰ بل و لاح
 مطرہ ایشان میرساند پس احوال ایشان و حالت حیات و بعد مات برابر است "باز میگوید "اگر
 نذر کند کہ بشرط بر آمدن حاجت خود گاؤ دو سالہ فریب نیاز حضرت عونت الاعظم خواهد کرد
 پس حکم این مثل حکم طعام است اگر نذر بطریق حسن است بیچ خلل نہ و اگر قبیح است فطش حرام
 و حیوان حلال " این یازدہ قول است بعد و ایام یازدہم شریف حضرت عونت اعظم
 قطب اکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سلمہ از امام الطائفہ بالا گوشت و دوازہ شاہ عبدالغفر
 صاحب عن غریب می آید و باللہ التوفیق والہدایۃ الی سواء الطریق سخن گفتن ماند از
 تعیین اوقات کہ در مردمان رائج است بچول سوم و چہلم و سہ سال و ششماہ اقول و بچول اللہ اصول
 توقیت یعنی کارے را وقت معین دانستن بر دو گونه است شرعی و عادی شرعی آنکہ شرع مطہر

بچول
 سوم

عملی رافتنی تعیین فرموده است که در غیر ادا صلاصورت نه بند و اگر بجای آرند آن عمل شرعی نکرده
 باشند چو ایام نحر مضحیه رایا آنکه تقدیم و تاخیرش از آن وقت نارد و باشد چو اشهر حرم مرا حرام حج
 رایا آنکه ثوابیکه درین ست در غیر او نیابند چو ثلث لیل من نماز عشا را و عادی آنکه از جانب شرع
 اطلاق ست هر وقتیکه خواهند بجا آرند اما حدث را از زمان ناگزیر ست و وقوع در زمان غیر
 معین محال عقلی که وجود تعیین مساوق بهدگر ست پس از تعیین چاره نیست این هم تعیینات بر بنا
 اطلاق علی وجه البدلیته صالح ایقاع بود ازینها یکم را بر بنا مصلحتی اختیار کنند بے آنکه این وقت
 معین را بنائے صحت یا مدارحلت یا منوط اثابت دانند پیدا ست که باین تفسیر یقید از فرویت
 مطلق بر نیاید و حکم که مطلق راست در جمیع افرادش ساری باشد مالم یزد منع عن خصوص خصوص
 پس همچو جاسیل نه آنست که ثبوت خصوصیت از مجوز جویند بلکه آنکه تصریح بمنع این خاص از شرع
 بر آرند عبارت معلم ثانی طائفه در باره دست برداشتن بدعائے تعزیه بالا شنیدی و اینک معلم
 اول و امام محول طائفه در رساله بدعت چنان لغته سرائطین ثانی آنکه مطلق بالنظر الی ذاته حکم از حکام
 شرعی مطلق گردد پس مطلق بنظرات خود در جمیع خصوصیات هما حکم اقتضای نماید که در بعض افراد
 بحسب عوارض خارجی حکم مطلق مختلف گردد (الی ان قال) در تحقیق حکم صورت خاصه سبکه
 دعوی جریان حکم مطلق در صورت غلظه محو ثعنای نماید هما نیست متمسک به اصل که در اثبات
 دعوی خود حاجت بدلیله ندارد و دلیل او همان حکم مطلق ست و بس الح، حضرت و الله قدس
 الما بعد این اصل مفید وقاعدہ شریف را تحقیق بالغ و تفتیح بازغ در اصول الرشاد افاده و ارشاد
 فرموده اند آنجا باید جست من باول سخن باز گردم فاقول باز اگر درین وقت معین مرتجی
 حامل بر اختیارش فی نفسه موجود ست فبما ورنه هنگام تساوی اراده مختار ترجیح را بست
 چنانکه در دو جام تشنه و دو راه راهی مشاهده کنی علی الاول مصلحت عیان ست علی الثانی
 کم نه ازاں که این تعیین باعث تذکیر و تنبیه و مانع تسوئف و تفویت باشد هر عاقل از وجدان
 خود یا بد که چون کار سے را وقتی معین بنهند آمدن وقت یادش دهد ورنه بسا باشد که

از دست رود از ہمیں جااست اوقات معین کردن و ناغیلین و عابدین مرز و شغل
و عبادت را یکے پیش از نماز صبح صبا کلمہ طیبہ بخود گرفته است دیگر کے پس از نماز عشا صبا درود
اگر اس توقیت را از اقسام ثلاثہ توقیت شرعی نہ دانند زہار از شرع محاسب نشوند جان برادر
اگر بقول الجیل شاہ ولی اللہ و صراط مستقیم امام الطائفہ و غیرہ مکتب این فن کا کار بر و عامل طائفہ
تصنیف کردہ اندر جوع آرسے چیز ہا انہیں تعلیمات ملتزمہ یابی کہ زہار از توقیت شرعی
نشانے ندارد یہاں خود از تعلیمین ایام و اوقات چہ گوئی آجائود باست از اعمال و افعال
بطریق یہاں محدثہ و مخترعہ کہ در قرون سالفہ از انہا اثر ہے و خبر کے پیدا نبود و اینال را با حد
و ابتداء انہا خود اعتراف است شاہ ولی اللہ در قول الجیل گویند محبتنا و تعلمنا لاداب
الطریقۃ متصلۃ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وان لم یثبت تعلیم

الاداب فلا ثلاث الاشغال مولوی خرملے در ترجمہ اس عبارت گفت "ہماری صحبت اور

طریقیت کے آداب سیکھنا متصل ہے رسول اللہ تعالی علیہ وسلم تک اگر چہ تعلیم ان آداب کا

اور تقران اشغال کا ثابت نہیں ۲۴ مخلصین ۲۵ ہم در شمار العلیل ترجمہ قول الجیل گوید

حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور مختصر مدیم النظر سے شہادت نامہ تعلیمین کو جرٹ سے

اٹھا کر بعض نادان کہتے ہیں کہ قادیانہ اور پشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال خصوصاً عبادہ اور

تالبعین کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت سمیہ ہوئے الخ ہذا ان از منہ عبد الغفر رضا آرد

"مولانا حاشیہ میں فرماتے ہیں اور اسی طرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور یہاں

واسطے از کار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہیں مناسبات محفہ کے سبب الخ باز خود میگوید یعنی

ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعت سمیہ نہ سمجھتا چاہیے جیسا کہ بعض کلمہ سمجھتے ہیں

امام الطائفہ و صراط مستقیم سرایدہ متحان ادا کا بر مطلق و تجدید اشغال کو ششما کردہ اند

بنابر علیہ مصلحت دید و وقت چنان اقتضا کرد کہ یک باب ازین کتاب برائے بیان اشغال

جدیدہ کہ مناسب اس وقت است تعلیم کردہ و تجدید اشغال نمودہ شود و اہم مخصوصہ دور

ترجمہ مولوی خرملے

حالت پر خود گوید۔ در تلقین و تعلیم طریقہ چشتیہ بازوئے ہمت کشاوند و تجدید اشغالیکہ اس
 کتاب ستطاب براں معنوی گردیدہ فرمودند: "سبحن اللہ ائینان کہ برہم صہل شما صرحۃ اعدا ثانی اللہ
 کردند و قطعاً چیز ہا بر آوردند کہ قرون سابقہ از انہا خبرے نہ داشتند ضال و مبتدع نباشند بلکه
 ہچمال امام و مفتد او عرفا و علما مانند دیگران برہم قدر جرم کہ چند امور محمودہ ثابتہ فی الشرع
 راجع نمودند و فعل آنہا را از جملہ اوقات جائزہ فی الشرع وقتے معین گرفتند معاذ اللہ گمراہ و
 بدعتی شوند لہذا انصاف این حکم بیجا را چہ گفتہ آید مگر شریعت کارے غانگی شما مست کہ ہرچوں کہ
 خواہید پہلو گردانید۔ ہاں وہاں **ایطالب حق ایناں** را اور طغیان و عدوان ایناں بگزارد و در
 بانار و احادیث آرتنا چیزے از تعینات عادیہ بر تو خوانیم انہیں قبیل ست ایچہ در حدیث آمد
 کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارت شہدائے اہل بیت را سال مقرر فرمودند کہ
 سیاتی و آمدن مسجد قبا را روز شنبہ کافی **صحیحین** عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و روزہ شکر
 رسالت را روز دو شنبہ کافی **صحیح مسلم** عن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و با صدیق اکبر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ **مشاورہ دینی** را صبح و شام کافی **صحیح البخاری** عن ام المومنین الصدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا و **الشاہ** سفر ہا در پنج شنبہ کافیہ عن کعب بن مالک رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ و طلب علم را روز دو شنبہ کافی **ابن حبان** و **الدلیلی** بسند صحیح
 عن ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ و غلط و تذکیر را
 روز پنج شنبہ کافی **صحیح البخاری** عن ابی داؤد و علیٰ بدایت درس را روز چہار شنبہ کافی
 فی **التعلیم المتعلہ** للامام برہان الاسلام الزرنوجی حکایت کردہ از استاد خود امام برہان
 مرغینانی صاحب ہدایہ و گفت ہکذا کان یفعل ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب
 تنزیہ الشریعہ فرمود و کذا کان جماعہ من اہل العلم این ہمہ ہا از باب توقیت عادی
 حاشا کہ مراد حضور سیدالاسیاد علیہ افضل الصلاۃ من الملک الجواد آل باشد کہ زیارت
 جز برشتہا کے سال زیارت نیست یا روا نباشد یا اجر عظیم کہ این روز بر بندہ نوازی و است

ذکر تعینات از احادیث و روایات

پرہری و تشریف مزادات شہدائے کرام قہر اقبال برکت نظام نصیب آں شاہ عالم نہاد علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنند
 روز دیگرہ کنند بچیان مقصود ابن مسعود آں بود کہ و عطا جز بر روز شنبہ و عطا نیست یا و غیر او جواز نئے یا روز دیگر این مقصود
 یا شیخ مطہر بن نعیم بن ہشامش اللہ بکلمہ ہیں عاتق الزام فرمودہ تا ہر ہفتہ تہذیب کیر مسلمانان پر دان و تعین یوم طالبان
 رابا سانی جمع و مراسم ساندو ہر ہیں قیاس و سامور باقیہ آری در بعضی از آنام حجتی جداگانہ حاصل است ہجو و قمر و بخت
 حصول علم نبوت و روز و شنبہ و عظم برکت در بکوی پختنبہ در جاکام در بد اچار شنبہ کہ حدیث ذکر کنند ماہن شئی بدی
 یوم الادبعا لالتدویر بعضی دیگر ہیں جمع ارادی است کہ مصلحت و کرم از تذکرہ و تفسیر نیست ہم از میں بابت تعینات آدم
 در رسوم و چہک و شش ماہ و سال کہ بعضی از آنہا مصلحتی خاص دارد بعضی آخر بقصد آسانی و یاد دہانی مستعد و مہر و گزشتہ
 کلام مشاہد فی الاصطلاح اینچہ کلام مولانا شاہ عبدالغیر صاحب الہوی کہ امام الطائفہ راعی نسب و پدر علم و جہل و لغت
 بودند شنیدن و اردو تفسیر غریزی زیر قولہ غریب و القمرا ذائقہ فرمود و اردو است کہ مردہ ہیں حالت ماند غریبی
 کہ از انتظار فرمودہ رسی می برد و صدقہ و اذعیہ و فاقہ دین وقت بسیار بکار آوی آید و ازین است کہ طائفہ بنی آدم تا
 یکسال و علی الخصوص تا یک چہ از موت دین فرغ امداد و کوشش تمام می نمایند اھ و لطیف تر آنکہ شاہ حکیم
 موصوعس ہریان و پدران خودشان باہتمام تمام بجای آوردند و پیش ایشان بر قبور و رویشاں اجتماع مردم و فاقہ
 خوانی و تقسیم طعام و شیرینی تجویز و تفریر ایشان می شد چنانکہ در عامہ ہل سجادہ جاری و ساری است بختی عبدالحکیم
 پنجابی بریں افعال شاہیہ بہمان شبہات و اہمیہ کہ حضرات منکرین بکاری بر بند بر شاہ صفا زبان مطاعن و مشاہد
 کشود و رقم نمودہ کہ شاہان افعال ایشان مستندی عرس بزرگان خود بر خود مثل فرض دانستہ سال
 بسال بر قبرہ اجتماع کردہ طعام و شیرینی و راجا تقسیم نمودہ متقا بر او ثنا بعد می کنند اھ ملخصاً شاہ صفا در سالہ اول
 مطبوعہ مجموعہ زبدۃ النصاب پانچ این طعن فرمایند۔ قولہ عرس بزرگان خود اھ این طعن بنی است بر جہل باحوال مطعون
 علیہ بر اگر غیر از قرآن و تفسیر مقررہ زیاچس فرض نمیداند آری زیارت و تبرک بقبور صالحین و امداد ایشان باہم ای کو
 و تلاوت قرآن و دعائے خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر محسن و خوب است یا جماع علماء و نعیمین روز عرس
 برائے آنست کہ آں روز مذکر انتقال ایشان میباشد از دارالعمل بہ دار الثواب والاہر روز کہ این عمل واقع شود
 موجب فلاح و نجات است و خلف را لازم است کہ سلف خود را باین نوع بر و احسان نمایند بازین

سوال ثالثہ اس ماسند از احادیث آورده اند کہ ابن المنذر عاقل مرویہ از انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کردند
 ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یأتی اهل اکل عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشهداء
 فقال سلام علیکم بما صبرتم فنعمة اللہ ربی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال بہ احد تشریف
 ازانی میداشت چون برودہ کوہ میرسد برگوشیدال سلام میکرد و می فرمود سلام باد بشما بہ شکیبائی شما پس چہ نیکو
 است آخرت و امام ابن جریر و تفسیر خود شامی و ابن ابی عمیر روایت نمود قال کان لابی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتی
 قبور الشهداء علی رأس کل حل فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعمة اللہ ربی و ابوبکر و عمر و عثمان
 یعنی سرہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال بخاک شہداء قدم میبرد و میگفت سلام علیکم الایہ بعدہ حضرت
 صلیق و فاروق و ذی النورین نیز بخاک میگردند رضی اللہ تعالیٰ عنہم و در تفسیر کبیر است عن رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم انه کان یأتی قبور الشهداء علی رأس کل حل فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعمة اللہ ربی
 و الخلفاء الاربعہ لکن یفعلون یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال بر آید شہداء شدہ و آید مذکورہ و بخاک
 و بمچال خضراء و غیرہ میگردند و ان اللہ تعالیٰ عظیم جمیع باجماع است کہ تخصیص مذکورہ ہمہ تعینات عاقل
 است کہ نہ از جانب طعن و نہ از جانب این قدر ماحرام و بدعت شنیعہ کہ علیست صریح و خطای صریح
 شاہ رفیع الدین جہم دہلوی برآمد مولانا شاہ عبدالغیر صاحب درقاہ فی خود شامی و خوش سخن انصاف گفته عبارت
 چنان آورده اند: سوال تخصیص ماکولات و نفقات بزرگان مثل کچھ در فاتیحہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نہ
 در فاتیحہ علی بن رضی اللہ علیہ و غیر ذلک و بمچال تخصیص خوردنیگان چہ حکم دارد جواب فاتیحہ و طعام بلاشبہ از
 مستحبات است و تخصیص کہ محل تخصیص است با اختیار اوست کہ با عفت منع نمی تواند شد این تخصیصات از قسم
 خوف و عادت اند کہ بمصلحت خاصہ و نہ از سبب خفیہ ابتداء بطور آمدہ و نہ از سبب شیوع یافتہ الخ و تم اقول علیکہ
 اگر اینجا خوف و سبب دینی نباشد تا عدم سلطت وجود مفسدت نیست کہ موجب انکار این کار شود و ورنہ بمصلحت
 کار رود امام احمد و مسند بسند حسن از خاتونہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی است حضور پر نور صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم فرمود صیام السبت کلا علیک روز ہائے روز شنبہ نہ مریز است نہ بر تو علما و شمر حش
 فرمایند کلا علیک صریح ثواب فلا علیک فیہ ملام کلا عتاب است نہ از روی افزونے ثوابے

نہ ہر تو دروے ملائے و عتاپے روشن شد کہ تخصیص بے تخصیص اگر نافع نیاید مضر ہم نباشد و هو المراد آری
 عامی کہ اس تعین عادی را توفیق شرعی داند و گمان برود کہ ایصال ثواب در غیر این ایام صورت نہ بند و یاروا
 نباشد یا ثواب این ایام از ایام دیگر آسم است و او فر بلاشبہ غلط کار و جاہل و دوریں گمان خاطمی موبطل است اما
 این قدر گمان معاذ اللہ در صل ایمان خلل نیارد نہ موجب عذاب قطعی و وعید حتمی گردد و چنانکہ امام الطائفہ
 و رفیقیت الایمان اعتقاد دارد این جمالت فاحشہ او از جمل آن عامی بدرجہا ترست اہل انجیل و خرافے
 بیش نیست و این ضلال بعید و اغترال شدید و لاحول و لا قوۃ الا باللہ الغریزہ الحمیدہ اینچہ نیز حصہ امام الطائفہ
 در صفہ و سخافت و حق و جزافت پیدا است یقول لیس من یصلح لمن لا یصلح یجہاں انجہ عوام
 حیلہ در باب ایصال ثواب امور مستنکرہ احداث کردہ اند مثلاً ریا و سمعہ و نفاخہ جمع اغنیاء و منع فقر و آنکہ
 در رسوم جماعتی کجالت شستہ ہر سہ قرآن مجید خوانند و فریضہ استماع از دست دہند این سہ منہج و مخطیور و مکروہ
 و مخدور است علما را باید کہ بر مفاہد زوائد سرزنش کنند نہ آنکہ باطلاق لسان و سلاطت زبان صلک را
 بر ہم زند خیا کہ بسیارے از عوام در نماز خصوصاً نوافل کہ تنہا گزارند بعد م مراعات تقدیل امکان بخیرہ و مخطور
 عدیدہ خورده اند این محنی مستلزم ہی از نماز نباشد بلکہ ازین خصائل شنیعہ تخذیر و ترہیب ہی باید کرد و
 بر ادائے نماز تحریر و ترغیب این مستحق مجمل و قول تفصیل کہ خواہی نسو بعض عوام این سہ دور اگر ال آید
 اما چہ توان کرد کہ حق این است و از حق نشاید گزشت واللہ الہادی الی سبیل الرشاد و الصلاۃ والسلام
 علی المولی ابیواد محمد و آلہ و صحبہ الایجاد واللہ تعالی اعلم و علمہ جل مجدہ اتم۔

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میت کے تیسرے دن مسلمانوں کا جمع ہو کر قرآن مجید و کلمہ طیبہ پڑھنا اور غنوں وغیرہ پر کچھ پڑھ کر تقسیم کرنا جسے سویم یا تیجا کہتے ہیں جائز ہے یا نہیں بدینہ ۱

الجواد

صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ نیک اعمال کا ثواب مَرُوہ کو پہنچتا ہے اور یہ بھی حدیثوں میں آیا ہے کہ وہ
ثواب پا کر خوش ہوتا ہے اور ثواب پہنچنے کا منتظر رہتا ہے تو قرآن شریف اِکملہ طیبہ پر صُحُفِ ثَوَابِ پُہنچانا اچھی بات

ہے اور قسے دن کی خصوصیت بھی مصالح عرفیہ شرعیہ کی بنیاد پر ہو اس میں بھی حرج نہیں حدیث میں ہو صیام
المہیت کا لاکھ لاکھ علیت اور جو کچھ تسلیم کیا جائے محتاجوں کو دیا جائے کہ یہ بھی ثواب کی بات ہو غنی لوگ
اس میں سے نہیں باقی جو یہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شادی کے سے تکلف کرنا عمدہ عمدہ قرش
بچانا یہ باتیں بجا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہو کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم تو یہ
عقیدہ بھی اس کا غلط ہے اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ کہا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فاتحہ بہیئت مروجہ کہ کھانا سانسے رکھ کر
ورد قرآن پڑھ کر ثواب اس کا تمام میت کرتے ہیں اور وہ کھانا محتاج کو دیدیتے ہیں جائز ہے یا نہیں
زید کہنا ہو کہ کھانا محتاج کو دینے سے پہلے ثواب میت کو نہیں پہنچا سکتے لہذا پہلے کھانا دے اس کے
بعد ثواب پہنچائے اور کہنا ہو کہ کھانا سانسے رکھ کر ناجائز و ناروا ہو آیا قتل اس کا صحیح ہے یا غلط بدینوا
توجروا۔

الجواب

فاتحہ بہیئت مروجہ جس طرح سوال میں مذکور بلاریب جائز و مستحسن ہے اہلسنت کے
 نزدیک اس بات کو ثواب پہنچانا ثابت ہو اور اس بارے میں حدیثیں صحیح اور روایتیں فقہی
معتبر بکثرت وارد باقی رہا طعام و قرار است کا جس مع خود ان کے امام الطہائف
علم ثانی امیل دہلوی نے صراط مستقیم میں اس اجتماع کو بہتر کہا حدیث قال ہر گاہ ایصال
نفع بہیئت منظور دار و موقوف برا طعام نہ گزار دو اگر میسر باشد بہتر است والا صرف ثواب سورہ
فاتحہ داخل بہترین ثواب ہماست یا اور قبل اس کے کہ صدقہ محتاج کے ہاتھ میں پہنچے ثواب اس کا
میت کو پہنچانا جائز اور حدیث سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سنن ابی داود
و سنن نسائی میں مروی ثابت انہ قال یا رسول اللہ ان امر سعد ماتت فای الصدقہ

افضل قال الماء قال فحضر میرا وقال هذا کلام سعد یعنی انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں نے انتقال کیا تو کونسا سجدہ افضل ہے فرمایا پانی انھوں نے کو آں کھود کر کہا یہ مادر سعد کے لیے ہے اس سے صاف متبادر یہ کہ کوئل تیار ہو جانے پر یہ الفاظ کہے اور ایک دو دن یا دس بیس برس بعد بھی سہی تو کیا صرف اُس قدر پانی کا ثواب پہنچا تا منظور تھا جو اُس وقت تک آدمیوں جاوڑوں کے صرف میں آیا حاشا بلکہ جب تک کوئل باقی رہے بحکم ہذا کلام سعد سب کا ثواب مادر سعد کو پہنچے گا اور سب کا ایصال منظور تھا تو قبل تصرف ایصال ثواب ہر طرح حاصل اور خود احادیث مرفوعہ کثیرہ سے ثابت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ثواب عمل قبل عمل ایصال فرمایا اور فقیر نے انھیں حدیثوں سے کھانا سامنے رکھنے کی اصل استنباط کی جس کی تفصیل روایا البیہقی عن انس والطبرانی فی الکبیر عن سہل بن سعد وھو العسکری الا مثالی عن النّو اس بن سمعان والذی یلمی عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم وذا احادیث اللہ عز وجل لیعطی العبد علی نیتہ مکلا یعطیہ بیشک اللہ عز وجل بندہ کو اُس کی نیت پر وہ ثواب دیتا ہے جو اُس کے عمل پر نہیں دیتا وذلک ان النیۃ لا ریاء فیہا والعل یخالطہ الریاء ھذا حدیث الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زید کہ اسے ناجائز کہتا ہے حدیث کی مخالفت کرتا ہی طرفہ تریہ کہ خود امام الطائفہ میاں آجیل دہلوی اپنی تقریر ذبیحہ میں اس تقریر و بابیہ کو ذبح کر گئے کہتے ہیں ”اگر شخص بزرے راخانہ پر در کند تا گوشت او خوب شود اور اذبح کردہ و پختہ فاقحہ حضرت عورت الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخور اند خللے نیست“ ان حضرت سے پوچھا جاتا کہ یہ فاقحہ خواندہ بخور اند کیسی ”خوراندہ فاقحہ بخور اند“ کہا ہوتا اقول بات یہ ہے کہ فاقحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مؤمن کو عمل نیک کا ایک ثواب اُس کی نیت کرتے ہی حاصل اور عمل کبے پر دس ہو جاتا کہ ہمسا کہ صحیح حدیثوں میں ارشاد ہوا بلکہ متعدد حدیثوں میں فرمایا گیا کہ نیتۃ المؤمن خیر من عملہ مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے فاقحہ میں دو عمل نیک ہوتے ہیں قرأت قرآن و

اطعام طعام طریقہ مروجہ میں ثواب پہنچانے کی دعائیں وقت کرتے ہیں جبکہ کھانا دینے کی نیت کر لی اور کچھ قرآن عظیم پڑھ لیا تو کم سے کم گیارہ ثواب تو اس وقت مل چکے دنس ثواب قرأت کے اور ایک نیت اطعام کا کیا انھیں میت کو نہیں پہنچا سکتے رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا کہ جب تک وہ شے موجود نہ ہو کیا بھیج جائے حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے خود امام الطائفہ صراط

مستقیم میں لکھتا ہے ”طریق رسائیدن آں دعا بجناب الہی ست“

کیا دعا کرنے کے لیے بھی اس شے کا موجود فی الحال ہونا ضروری

ہے مگر ہے یہ کہ جہالت سبب کچھ کرائی ہو اور وقت فاتحہ

کھانے کا قاری کے پیش نظر ہوتا اگرچہ بیکار بات

ہی مگر اس کے سبب سے وصول ثواب

یا جواز فاتحہ میں کچھ خلل نہیں

جو اسے ناجائز قرار دے

کے ثبوت

WWW.NAFSEISLAM.COM

دلیل شرعی سے دے ورنہ اپنی طرف سے حکم خدا و رسول کسی چیز کو ناروا کہہ دینا

خدا و رسول پر اتر کر نا ہے۔ ہاں اگر کسی شخص کا یہ اعتقاد ہے

کہ جب تک کھانا سلسلے نہ کیا جائے گا ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان

اس کا محض غلط ہونے کی نفی فاتحہ میں اس اعتقاد

سے بھی کچھ حرج نہیں آتا

ومن احسن فعلیہ البیان واللہ تعالیٰ اعلم

مذکورہ طلاق کی ہوتی۔ اور لفظ جواب کو جو کلام دوسرے فضل کریم میں واقع ہوا
 یعنی اگر آپ عصر تک مکان پر نہ آئیں تو میرا جواب ہے لیکن یہ ہام دوسرا
 بعد دیر کے اوس نے کہا اور فضل کریم زوج مسماۃ مذکورہ کا ان الفاظ سے
 انکار ہے اور نیز حلف شرعی سے کہتا ہے یون ہی ہوا جو کچھ ہو میں نے اُس سے
 زوجہ مذکور کو نیت طلاق کی نہیں کی تھی۔ بعض متعلقین مسماۃ مذکورہ نے بیچارے
 فضل کریم کے ذمہ زبردستی سے اس لفظ کو چپکا دیا اور کسی ملانے ناظمی اپنی سے
 مفہوم طلاق بائن کا سمجھ کر حکم طلاق بائن کا دیا۔ اور ہر تقدیر فرض اگر اوس نے
 یہ لفظ کہا ہے جب بھی طلاق بائن نہیں ہوتی اولاً اس واسطے کہ یہ لفظ بعد دیر
 کے کہا پھر یہ کلام کلام جدید ہے اور اضافت اس میں لے شئی نا پدید ہے قال
 فی قاضی خان سرجل قال نان تو کویم و نمیند خوریم زنان ما بسہ ثم قال لہ جل
 بعد ما سکت بسہ طلاق فقال الرجل بسہ ہر حق لا تطلق امرأتہ لانہ لما
 خرج عن الکلام وسکت ساعۃ کان هذا ابتداء کلامہ و لیس فیہ اضافۃ
 اے شئی ثانیاً یہ کہ لفظ جواب موضوع واسطے طلاق کے نہیں ہے بلکہ ایک
 ہندی کلمہ ہے کہ میں بمعنی ترک ور کے آتا ہے۔ چنانچہ زید نے عمر دسے کچھ
 مانگا اوس نے جواب دیا یعنی رو کیا کچھ نہ دیا خالی ہاتھ چلا گیا دوسرا یہ کہ خالد
 نے مثلاً بکر سے سوال کیا نماز میں کتنے فرض اور کتنے واجب ہیں اوس کا جواب
 دیدیا یعنی اوسکے سوال کو تسلیم کر کے اوس کا جواب دیا یعنی رو کیا بتلا دیا
 اتنے فرضی ہیں اتنے واجب ہیں اور کبھی ایک شے کے مقابلہ میں دوسری شے
 کی تیاری کیجاوے اوس کو ہندی میں جواب کہتے ہیں مثلاً ایک شخص نے مکان

تصدیقات علمائے لاہور

الحق حق لا شک فیہ
 محمد رضا حق عنی عند مدرس نعمانیہ لاہور
 محمد رضا حق عنی عند امام مسجد طلانی لاہور
 محمد رضا حق عنی عند مدرس اول حمید
 الحق لا یعدل الامور منون

الحجیب صاحب فیما اجاب فخللہ مدرسہ فیما اجتہد عیبہ اصغر علی روع المدرس العربیۃ
 و احضار تہ العبد الضعیف المسکین محمد اکرام الدین البخاری حق عنی عند الباری شہور بواعظ الاسلام حال خلیب امام
 فی مسجد نواب میر خان رحمہ اللہ الملک النان لاہور

تصدیقات علمائے بمبئی

حامداً و مصلياً و مسلماً
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 جو کچھ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام ہست مدظلہم العالی نے صورت مسئلہ میں طلاق کو عدم وقوع
 کی نسبت ارشاد فرمایا ہے اور سب سے پہلے حکم کے فیصلہ باطلہ کی نسبت فرمایا (تو آفتاب کے زیادہ روشن ہی
 کہ جس شخص نے خود حکم نہ کر بیان حکم طلاق دیا اور حیدر کے مباح سے بچنے کا فیصلہ یا وہ اسکا محض جہل و
 ظلم عدم جاہل تھا وہ حکم جہالت وہ فیصلہ بطلان وہ حکم بن مٹھنا (فراوضالت) یہ سب صحیح ہے مسلمانوں پر
 لازم ہے کہ ایسی جاہل مصلحت سے دور رہیں اور اس کے ایسے باطل فیصلہ پر ہرگز عمل نہ کریں۔

حررہ العبد الفقیر محمد عمر الدین ہنسنی الحقنی القادری النہادی عفا اللہ تعالیٰ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جو کچھ اعلیٰ حضرت امام مسلمین مراد المؤمنین مولانا سیدنا احمد رضا خان صاحب مدظلہم العالی نے عدم وقوع
 طلاق کے بارے میں تحریر فرمایا ہے وہ سب صحیح ہے اور اس حکم جاہل کا فیصلہ بالکل کفر و فسق ہے
 حررہ الاحقر محمد عبدالرزاق السنی الحقنی القادری المقدری عفا اللہ تعالیٰ عنہ

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَسَلَامًا

امام بعد خاکسار امیدوار رحمت پروردگار نے یہ جواب کاشف حجاب عجب لہجہ من اولہ الی آخرہ نظر
غور دیکھا الحمد للہ دربارہ عدم وقوع طلاق وضوح حق فی سرور دیا حق تعالیٰ جل شانہ اعلم حضرت
عظیم البرکۃ واقف حقیقت مروج شریعت مجدد طریقت حکیم امت علامہ زمانہ ہمارے یگان
مولانا و الفضل اولنا مولوی احمد رضا خان صاحب مظلوم العالی کو دارین بین جزائے خیر علما
فرمود جسے اہلسنت و جماعت کو اسپر عمل کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

حررہ حافظ عبد الحلیم السنی المحقق القادری امام مسجد جامی محلہ بھئی

بآداب الحبیب النبویہ مصیب حررہ خادم اشرع القاضی اباعیل
الحلما فی الشافعی عن اللہ تعالیٰ عنہ وعن والہ و عن استاذہ عن حجۃ الاسلام
آمین یا رب العالمین



تصدیقات علمائے سیلی بھیت

محمد زائر خانہ صاحب محبت قاہرہ حضرت مولانا و سید مولوی احمد رضا خان صاحب اہلسنت کا جواب
توفیق الباریاب میں صواب ہو فقط فقیر قادری و سی احمد حنفی خادم حدیث در مدرسہ الحدیث



حضرت امام محققین و اسلمہ فقہین مولانا و الفضل اولانا
المولوی محمد احمد رضا خان صاحب دائم مسیح و ضمیمہ شرف
و اما زال قمر افادہ مضیاً کا جواب میں صواب ہے
العبد الواسع عبد الحق عفی عنہ تمیز مولانا و الفضل اولانا
المولوی محمد و محمدی احمد محدث سورتی عمر فیضنا علی

الجواب ہو الصواب محمد فضل حق عفی عنہ خادم مدرسہ رحمانیہ سیلی بھیت



الحق اہلسنت و جماعت جامع سیلی بھئی مدرسہ الحدیث دارالکرامین پٹنہ